اینجانب

مگر مچھ سے بیر اور دریا میں رہنا
چچا ہی بنا کر نہ چھوڑے تو کہنا

[illegible] حاکم و محکوم میں زمین آسمان کا فرق ہے [illegible] کسی نے کہا ہے

مگر مچھ سے بیر اور دریا میں رہنا
چچا ہی بنا کر نہ چھوڑے تو کہنا

[illegible]

چاندنی چاندی کا پتر دھوپ سونے کا ورق

[illegible]

یاران ہم قالب

شمشیر نیک ز آہن بد چون کند کسے
ناکس بہ تربیت نہ شود اے حکیم کس

کبھی بھول کر دل لگانا نہ عاشق   زمانہ برا ہے زمانہ برا ہے

سچا خیال

گلستاں جہاں میں پھول بھی ہیں اور کانٹے بھی
مگر جو گل کے جویا ہیں انہیں کیا خار کا کھٹکا

پنچ بہادر

دنیا کی خبر نہ دین کا ہوش کیا ساغر بیخودی پلایا

سچ تو یہ ہے دنیا میں دوست کم ہیں اور ہیں تو بہت مشکل سے ملتے ہیں۔ اگلے زمانہ کا دوستانہ سلوک یہ تھا کہ دوست اپنے دوست کو اپنی راحت و نعمت۔ عزت اور مرتبہ میں ظاہری شریک کرتے تھے۔ اور ہر صورت سے اپنی برابری میں ملحوظ رکھتے تھے۔ بلکہ اپنے دوست کو اپنے آپ سے برتر و افضل اور دینے کو اعطا جانتے تھے۔ احسان جتانے سے محترز رہتے اور ہر ایک مصیبت میں اپنے دوست کے شریک حال اور ہمدرد و معاون بلکہ ایسے وقت میں اپنی جان اور مال نثار کرنے کو مستعد رہتے تھے۔ غرض یہ تھی کہ ہر ایک دوست اپنے دوست کی ہمدردی کی درخواست کے منتظر نہ رہتے تھے۔ بباعث عکس محبت حاجتیں اور خواہشیں خود بخود منکشف ہو جاتی تھیں۔ صفائی اور پاکیزگی قلب کی وجہ سے شکایتیں اور شکوے مخفی اور پوشیدہ نہ رہتی تھیں۔ سادہ پر صاف طبیعت اور بے تکلفی اپنی میلان طبع کا اظہار خود بخود کر کے سچے برتاؤ اور سچے دل سے اپنی صداقت کر دیتے تھے۔ کسی طرح اتحاد و محبت اخلاق میں فرق نہیں آنے دیتے تھے۔

اب

محبت کا مزا کیا ہے۔ تغیر ہے زمانے کا
بدلتی ہے طبیعت رزم و بزم؟ بدگماں ہو کر

خدا بچائے

آجکل کے دوستوں کی محبت خدا بچائے۔ ان کی عداوت سے ان کی مہربانی سے ان کی بچاوا و اخلاص کی باتوں سے۔ اس زمانہ کے دوست جو حقیقی محبت کی دوستی کو ایک سادہ سا خیال کرتے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ شمع حقیقت دوستی و اشارہ محبت عنصری جو ہمارے جسم سے ظاہر ہو رہا ہے۔ واقف ہی نہیں۔ کچھ بھی وہ اس راز کا لذت آشنا نہیں۔ مثل مشہور ہے ہمارا محبت کی رفتار عکس پھر سے ہی کہیں تیز ہے۔ لیکن ان چار رستہ داں اور کم فہم اور نا سمجھ دوستوں کی کثافت طبع نے ہمارے آئینہ دل کو غبار سے پوشیدہ اور پنہاں کر رکھا ہے

کبوتر با کبوتر باز با باز   کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

خداوند کریم نے ان کو دوستی کے حق میں بالکل مہر بلکہ پیدا کیا ہے۔ ان کے آئینہ دل پر پردہ مجازی جبلی سازی و دغا بازی کا رنگ چڑھا ہے۔ حرکات ان کے غیظ و غضب سے بنائے گئے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں وہ لوگ اپنے تئیں ذکی و ذہین لطیف و ظریف۔ علامہ دوران یکتائے زمانہ جانتے ہیں۔ اپنے برابر کسی کو نہیں سمجھتے ہیں۔ اپنے خیال سے اپنے کو عیب اور نقصان سے مبرا سمجھتے ہیں۔ اور کمال اشرف کا چند آنکھ طاق جانتے ہیں۔ محض غلط۔

گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

کل شیئ یرجع الی اصلہ

جب ہم نے دیکھا کہ ہمارے لائق رفیقوں کی یہ کیفیت ہے۔ کہ اپنے آئینہ دل کو تعصب گرد و غبار اور خس و خاشاک سے پاک صاف نہیں کرتے ہیں۔ اور اسی وحشیانہ طریقہ اور اپنی اور اسی جبلی عادات و خصلت کو قائم رکھتے ہیں سو بہ سبب الصحبت موثر کے ہمیں بھی وہی وحشیانہ طریق اختیار کرنا پڑا۔ اور وحشی جانوروں کے مانند ویرانہ دنیا کو پسند کرنے لگے۔ ظاہری اور مصنوعی محبت کو حقیقی محبت پر ترجیح دینے لگے ع

واہ رے شور محبت تو جدھر کا [illegible]

ہم نے بھی اپنی رفتار اپنے ہم مشربان اور رفیقوں کی سی کر لی۔ اور اسی طریقہ سے اپنے آپ کو خالی۔ ہاں وہی دوستی [illegible] شروع کیا۔ تجربے پر ہاں کا خیال نہ رہا۔ ہمارا عنصری سے اپنے جوش [illegible] جو ہماری تو ہم سے ہو سکے لطف میں جان [illegible] مشکل ہی نہ ہو سکے۔ بلکہ گرداب عصیاں میں چکر کھانے لگے۔ آخر [illegible] کرنے [illegible]

[illegible] ہو گئے۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] ہو گیا [illegible]

[illegible] اس زمانہ کے دو ستون

سے کہیں [illegible] رہتے ۔

اب [illegible] کرنے کے [illegible] ہونا چاہیے۔ کیونکہ دنیا کے کام [illegible] نہیں سکتے ہیں [illegible] آسایش [illegible] کمال اور آسایش [illegible] ہونا چاہیے۔ [illegible] اور اپنا مطلب بھی حاصل ہو سکتا ہے ۔

مرسلہ [illegible]

ہم اور تانگہ

[illegible]

[illegible]

کہا عباس نے [illegible]

ابھی اس [illegible]

مرسلہ محمد عباس [illegible] ضلع [illegible]

نہ ہم کہیں گے نہ تم سنو گے

[illegible] پیارے [illegible] آہا حضرت [illegible]

[illegible]

[illegible] کیسے اچھے تو ہیں مزاج شریف

[illegible]

[illegible] نہ ہم کہیں گے نہ تم سنو گے۔ آخر کیوں [illegible]

[illegible]

جہاں تو خیر دنیا کی ترقی نے چوٹی بنا ڈالا ۔ آزادی بعد شادی جاتی ہی
بیوی جھولی میں بچہ دے گئے ۔ زمانہ کے الٹ پھیر نے ایسی الٹی سمجھا دی
ہے کہ ابھی تو سوچتی ہی نہیں ۔ دو سطرین کی کیا سمجھے گی بیوی ان کے بیل
شادی و بیوپاری زندگی میں کوئی فرق تھوڑا ہی ہے ۔ بھلا یہ آزاد بیبیاں جو
قوم کے نام لیوا ہیں کیا سو جیسی ہیں وہ اُن کی دکان میں تیلی ۔ آنکھوں میں
ٹپٹپیاں دم سے بیٹھے ۔ خیر جانے دو ۔ ع

کما ہے انہیں قصہ کوتاہ کر آمد و خر رفت

نہ ہم کہیں گے ۔ نہ تم سنو گے یہ بار تیری کی پیچھے والے بے معنی باتیں ذرا سمجھ
میں نہ آئیں ۔ شاید آج تو کچھ ضرورت سے زیادہ چڑھ گیا ہے ۔ ہاں ہاں
سارا گھر بھر میرے دیوانہ ہی ہے اور یہ ہوش سے چور ہو رہا ہے ۔ ورنہ خیر
.... نہ ہم کہیں گے نہ تم سنو گے ۔ ابھی تجھے قسم ہے ذرا تفریح کی صاف
صاف جان کر کیا قصہ ہے ورنہ الجھن سلجھتی نظر نہیں آتی ۔ بھئی نہ ہم کہیں گے
نہ تم سنو گے ۔ اور پھر سن لو نہ ہم کہیں گے نہ تم سنو گے ۔ اسے قربان
تیرے نخرے کے ۔ ہم کہتے ہیں تم کہو گے ۔ ہم سنیں گے ۔ اور پھر سن لو ۔ تم
کہو گے ہم سنیں گے ۔ تم سے کہلوا ؟ تو باتیں اختر کا کہیں بچہ ۔ حسن پرستوں
کو تو صرف ایک شاد اطہر کی ضرورت ہے ۔ پھر جو جی میں آئے ۔ تو اپنے
تر صاف صاف کہدو ۔ تو ابھی ایک پیڑھ یا تمہیں لیسی دکھا دیں ۔ تم بھی
کیا کہو گے ۔ اگر یہ واقعی سچ کہتے ہو تو سنو مگر سمجھ سے کام لینا ہیں اس
پیرایہ میں کہوں گا ۔ مگر میری بات ابھی رہنے ۔ اور تم ابھی سمجھ جاؤ گے ۔ سنو ۔

(۱) مسجد شاہی کی گزارش ہے ۔ کہ اے میرے نئے متولی تو مجھے میرے
پرانے متولی کے سپرد کر دے جب وہ اپنے خاص روپے سے میری خدمت
کرنے کو مستعد ہے تو تو کیوں الگ نہ نکلتا ہے ۔ روپیہ بھیک مانگ کر میری
مقدس ذات میں صرف کرتا ہے ۔ تجھے شوق ہے تو اس بھیک سے تو دوسری
مسجد تعمیر کرا لے پر میری مٹی پلید مت کر ۔ مجھے کیا غرض ۔ نہیں کہونگا
نہ تم سنو گے ۔ اور ملاحظہ کیجئے ۔

(۲) انجمن مکان کو وہ جو بارش میں پبلک کے آگے رو رو کر
مستدعی ہے کہ اے بھائی مسلمانو اگر تم میں جرأت نہیں ہے تو مجھے
جنیاؤں کے سپرد کر ڈالو وہ مجھے بنا ڈالیں گے ۔ انجام کار سوچ کر
مجھ میں کیوں ہاتھ لگایا تھا کہ اب مجھے زیر بار کئے دیتے ہو مجھے اس
سے کیا مطلب ۔ نہیں کہوں گا نہ تم سنو گے ۔

(۳) قوم کے جو ہیں اپنے تھیٹر کی طرف راغب کئے جاتے ہیں جیسا کہ ہم
انہیں شوق دلاتے ہیں ۔ اور وہ خوشیوں کا جو ٹکٹ میں دیتے ہیں لے
جاتے ہیں ۔ کرتے

ہے شوق تھیٹر کا ۔ اسے یاد وہ زمانہ

آباد ہوا تو کیا ۔ ویران ہوا تو کب

ہم ان کی داد دیتے ہیں ۔ یہ بات ختم ہونے کے بعد نقل اتاری جاتی ہے کوئی
چیز ہی بنتا ہے تو کوئی واپس پیچھے رہیں ۔ کوئی سب اور پیر ڈونکی پیشکش ۔
فیصلہ ایسا معقول کر سیدھا ۔ وہاں قوم اس کا پر جوش ہی اور پیش ہی ۔
تو بیت کہ آنکھوں میں بل پڑ جاتے ہیں جب انگریزی میں صاحبین ان
کا کان پکڑ لیتے ہیں تو وہ ان کی ناک اور وہ ان کی ناک تو یہاں کا کچھ
اور ہی ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ تو صاحب ایسی باتیں
نہ ہم کہیں گے نہ تم سنو گے ۔

(۴) ایک صاحب جو پٹنے والے ہیں مکان کی ڈیوڑھی سیاست نے متوجہ
کئے گئے اور کچھ بھی نہیں ۔ اُن کا مذہب ہی ریا ہے ۔ ۔ ۔ دیکھئے وہ کیا
کہتے ہیں کہ ۔ تو کہیں گے کہ مشنری اور داری پیر ہوں گے ۔ [illegible]
یہ سنو یا جو کام کریں گے بیس لگے [illegible] سر کے بوجھ
میں گرم مسالہ ۔ بعض وقت [illegible] بیٹھے ہیں ۔
ہمارا گھر ہے بگے پہیوا [illegible] تماشا خیر [illegible]
تو بیچ کیا اور قول بک گیا [illegible] کی بچے
[illegible] کی بی شاہجہانی جنہیں سبا کرتے ہیں قربانی ۔ اسی کی جب
کا [illegible] تو [illegible] گیا [illegible]
ہوا ہے ۔ مگر یہ نہ ہم کہیں گے نہ تم سنو گے ۔

(۵) کوئی اپنے گھر پڑا دکھانے کے لئے کسی ایسوسی ایشن میں [illegible]
ہے کہ جو ادھر کا دنیا لیکچر دے گا ۔ اسے میں انعام [illegible]
اتفاقی ۔ ایسوسی ایشن کا سالانہ چندہ دینے کی قسم کھا بیٹھے ۔ ہماری ان کو
یہ بہت کیا دلائیں گے ۔

حضرت بشیر تو یہ تھا کہ آپ قبل ہی [illegible] کو کہا دیتے [illegible]
کہ [illegible] اس لئے [illegible] ہیں گے کہ [illegible]
ہم کچھ [illegible] ہو جاتی ہے [illegible]
[illegible]